● شاہد تسلیم - ایم اے

حصولِ قادیان کیلئے سازشیں

○

پاکستان ، اس وقت تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ سیکولر ، لادین عناصر اور مرزائی ، اس ملک کی بنیادی اساس پر ضرب کاری لگا رہے ہیں۔ بیرونی طاقتوں سے ساز باز کرکے اُنہوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ مسلمانوں کو ان عناصر کی خفیہ سازشوں سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ قادیانیوں نے کیمونسٹوں کی درپردہ حمایت اور اعانت شروع کر رکھی ہے تاکہ اسلامی انقلاب کو سبوتاژ کیا جائے بین الاقوامی سطح پر قادیانیوں کا مطمع نظر قادیان کا حصول ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک قادیان "خدا کے رسُول کا تخت گاہ ہے" [۱] مرزا صاحب قادیانی اسے ارض حرم بتاتے ہیں فرماتے ہیں :-

"زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے" [۲]

اپنی ایک اور کتاب میں قادیان کی عظمت کے بارے میں رقم طراز ہیں :-

"یروشلم سے مراد بیتُ المقدس نہیں بلکہ وُہ مقام مُراد ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا اور وُہ قادیان ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دار الامان ہے" [۳]

---

[۱] دافع البلاء ، مرزا غلام احمد قادیانی ، طبع قادیان ، ص۱۱ [۲] درثمین ، مرزا قادیانی کا شعری مجموعہ [۳] نزول المسیح ، از مرزا صاحب قادیانی طبع قادیان ص۴۲ حاشیہ

قادیان ہی میں منارۃ المسیح ہے جہاں قادیانیوں کے نزدیک نزول مسیح ہونا تھا۔ منارۃ المسیح کے بارے میں ایک اشتہار میں مرزا صاحب لکھتے ہیں :—

"قدیم سے مسیح موعود کا مقام اس بلند مینار پہ قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھکر اور کوئی عمارت اونچی نہیں اس کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے :۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے اور ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصیٰ کے مشرقی مینارہ کے قریب ہوگا" لہ

اسی قادیان میں مسجد مبارک ہے جو برکت دہندہ و برکت یافتہ ہے"[۲] اور بہشتی مقبرہ بھی ہے جہاں قادیانیوں کی لاشیں لے جاکر دفن کی جائیں گی، ربوہ میں صرف امانتاً لاش دفن کی جاتی ہے۔ ان تمام باتوں نے قادیان پر ایک عجیب تقدیس کا رنگ چڑھا دیا ہے اور قادیانیوں کے دلوں میں یہ خیال چٹکیاں لیتا رہتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح قادیان پہنچیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے لیے ان کی وفاداریاں مشتبہ خیال کی جاتی ہیں۔

برصغیر کی تقسیم سے چند سال قبل قادیانیوں نے قادیان کو پوپ کے ہڑ ویٹیکین کی طرح ایک قادیانی سٹیٹ بنانے کی سازش کی۔ ایک طرف سکھ خالصتان بنانے کی فکر میں تھے تو دوسری طرف قادیانی مشرقی پنجاب میں ایک ایسی بفر سٹیٹ بنانا چاہتے تھے جو داخلی طور پر آزاد ہو اور برطانوی سامراج کے ہندوستان چھوڑنے کے بعد ان کے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لیے کام کر سکے۔ سکھوں کو انگریز نوازنا چاہتا تھا کیونکہ انہوں نے عالمی جنگوں میں بڑی شاندار خدمات انجام دی تھیں لیکن قادیانیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سکھوں نے خالصتان کے پروگرام کی تکمیل کے لیے ایک خصوصی

لہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص۳ ۲ے تذکرہ، مرزا قادیانی کی وحی کا مجموعہ ص۱۰۷

میمورنڈم تیار کیا اور وزیر اعظم انگلستان مسٹر اٹیلی کو روانہ کیا۔ اسی طرح کا ایک میمورنڈم قادیانیوں نے پیش کیا۔ یہ میمورنڈم مشہور سیاسی مفکر ہیرلڈ جے لاسکی کو دیا گیا جو برطانوی حکومت کا سیاسی مشیر بھی تھا۔ اس میمورنڈم کے مطابق قادیانی سٹیٹ جو وٹیکن سٹی کی طرز پر تشکیل پانی تھی محض اس لئے تشکیل نہ پا سکی کہ یہ ایک ایسی سٹیٹ قرار پاتی تھی جو چاروں طرف سے گھری ہوئی تھی جغرافیائی وجوہات اور مزعومہ سٹیٹ کے (LAND LOCKED) ہونے کی وجہ سے یہ منصوبہ مکمل نہ ہو سکا۔ مشہور اکالی لیڈر سردار دریام سنگھ، اس سلسلے میں قادیانیوں سے مذاکرات کرتا رہا اس کا اعتراف مرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے بھی کیا ہے [5] تقسیم کے بعد قادیانیوں نے باؤنڈری کمیشن میں جو مخصوص رویہ اختیار کیا وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں قادیانیوں نے کمیشن کے روبرو جو علیحدہ میمورنڈم پیش کیا اس کا متن تاریخ احمدیت جلد دہم میں موجود ہے۔ اس میمورنڈم کے نتیجے میں کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا۔ منیر رپورٹ کے مطالعے سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ قادیانی پاکستان کے مخالف تھے، قادیانی کسی ایسی اسلامی ریاست کو برداشت نہیں کر سکتے جہاں ان کے حقوق محفوظ نہ ہوں اور وہ ایک جارح اقلیت کے طور پر پھل پھول نہ سکیں اسی میں ان کی ترقی مضمر ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی پون صدی کی تاریخ سامراج اور صیہونی تخریب پسندوں کی شرمناک اعانت کے کارناموں سے پُر ہے۔

تقسیم کے تھوڑے عرصے بعد قادیانیوں نے بلوچستان میں قادیانی صوبہ بنانے کی سازش کی۔ بلوچستان کو پاکستان سے الگ کرنے کی سازش برطانوی سامراج نے تیار کی تھی جس کی تفصیلات امریکی مصنف ولکوکس نے پاکستان نامی کتاب میں درج کی ہیں۔ قادیانی اسی سامراجی اشارے پر کام کر رہے تھے۔ بلوچستان میں صوبے کے بارے میں منیر رپورٹ کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ کمیونسٹوں سے گٹھ جوڑ کر کے فوجی انقلاب لانے کی سازش کی گئی۔ میجر جنرل نذیر احمد قادیانی اس

---

[5] الفضل ۱۲ر جون ۱۹۵۵ء

سازش میں ملوث تھے :

گذشتہ ایک چوتھائی صدی کی تاریخ سے ظاہر ہے کہ قادیانی تخریب کاروں نے دستوری بحران پیدا کرنے کے لئے داخلی سازشوں کو ہوا دی۔ لادین عناصر سے ساز باز کر کے اسلامی آئین کے مطالبے کو سبوتاژ کیا، بیرونی طاقتوں کے اشارے پر پاکستان کی سیاست میں بھرپور مداخلت کی۔ اس دوران ان کی نگاہیں قادیان کی طرف لگی رہیں اور قادیانی خلیفہ مرزا محمود کو قادیان واپسی کے نظارے دکھائی دیتے رہے۔

حال ہی میں قادیانیوں نے تاریخ احمدیت کی ۱۲ویں جلد شائع کی ہے اس میں ایک عہد دیا گیا ہے یہ عہد ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء کو مرزا محمود نے مجلس مشاورت کے دوران لیا اس عہد سے قادیانیوں کے عزائم کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

"میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ میں اس کے اس حکم کے پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا۔ اور میں اپنے نفس کو اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا کی مشیت میں ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین" [1]

چند ماہ پہلے قادیانیوں نے مرزا محمود کا ایک پرانا رویاء شائع کیا، جو انھوں نے ۱۱ر جون ۱۹۵۱ء کو لکھوایا تھا۔ رویاء کی آڑ میں اپنی ما فی الضمیر کو اس طرح ادا کرتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ میری چھوٹی ہمشیرہ امتہ الحفیظ بیگم میرے ساتھ ایک جگہ پر ٹہل رہی ہیں اور ارد گرد دوسرے لوگ بیٹھے ہیں وہ نہایت ہی آہستہ آواز میں میرے کان کے پاس منہ کر کے کہتی ہیں کہ ابھی مکانوں پر زیادہ خرچ نہ کرو، دارالمحمد کے

---

[1] تاریخ احمدیت جلد ۱۲، مؤلفہ دوست محمد قادیانی

سجانے کی طرف توجہ کر رہا ہیں سمجھتا ہوں کہ ان کو کسی نے کہلا بھیجا ہے کہ قادیان تو ہمیں ملنے والی ہے اس لئے کسی دوسری جگہ مکان بنوانے سے کیا فائدہ ہے مگر میں خواب میں اس مشورہ کو غلط سمجھتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ کسی جماعت کا مرکز کے بغیر تھوڑا عرصہ رہنا بھی خطرناک ہوتا ہے۔ یہ خیال کر کے میں نے بڑے جوش سے بلند آواز سے کہا کہ آہستہ یہ بات کیوں کہتی ہو ہر ایک جانتا ہے کہ قادیان ہم کو ملنے والی ہے.. [1]

مسلمانوں کو قادیانیوں کے مخصوص سیاسی عزائم سے چوکنا رہنا چاہیئے۔ کشوف در رویا کی زبان میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ ایسے کشوف کے ڈانڈے سات سمندر پار کسی مرکز سے ملے ہوتے ہیں [1]

---

[1] ضمیمہ تحریک جدید ربوہ دسمبر ۱۹۲۱ء

ابو العباس المبرد (صفحہ ۴۴ سے آگے)

قاضی ابو محمد یوسف بن یعقوب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ابن العلاف نے ان کی وفات پر کہا

ذهب المبرد وانقضت أيامه ولیذهبن أثر المبرد ثعلب

بيت من الآداب أصبح [1] نصفه خربا وباقي بيتها سيخرب

---

[1] ابن خلکان نے شعر میں اصبح کا لفظ نقل کیا ہے۔ یا قوت نے اصبح کی بجائے اضحیٰ کا لفظ روایت کیا ہے ؏